وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ
بَلْ أَحْيَاءٌ وَلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (القرآن)

اَلْاَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ (الحدیث)

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پر حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کا

اِرشادِ گرامی

فرمودہ: پیر طریقت حضرت اقدس

مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ

پیر طریقت حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ رائپوری کا

ارشادِ گرامی

مولوی عنایت اللہ صاحب بخاری کا یہ عقیدہ بالکل غلط ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن مبارک بغیر روح کے قبر مبارک میں ہے۔ (تسلق)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(حرفے چند)

قطب الارشاد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش: ۱۸۷۳ء ...... وفات: ۱۶؍اگست ۱۹۶۲ء

قطب الارشاد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے۔ قطب دوراں حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پور سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین اور خلیفہ مجاز تھے۔ آپ کو ''مرشد العلماء'' کہا جاتا تھا۔ آپ سے بیک وقت جمعیۃ علماء ہند، مجلس احرار اسلام کل ہند، کانگریس اور مسلم لیگ کے راہنمایان بیعت تھے۔ علماء اور سیاستدان، چوٹی کی قیادت مختلف الخیال ہونے کے باوجود آپ کے در فیض پر جمع نظر آتے تھے۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے محاذ پر آپ تکوینی طور پر مامور تھے۔ پاکستان میں جب ''فتنہ انکار حیات النبی ﷺ'' نے سر اٹھایا تو اس فتنہ کے بانی سید عنایت اللہ گجراتی ۲۷؍ستمبر ۱۹۵۸ء کو آپ کے قیام لاہور کے دوران ملنے کے لئے آئے۔ اس کی پوری روئیداد حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے خادم نذیر احمد صاحب نے چار صفحاتی پمفلٹ میں شائع کر دی۔ اس مجموعہ میں ہم اسے شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ (ناشر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

''مولوی عنایت اللہ صاحب بخاری کا یہ عقیدہ بالکل غلط ہے کہ نبی کریم ﷺ کا بدن مبارک بغیر (تعلق) روح کے قبر مبارک میں ہے۔''

میرا عقیدہ وہی ہے جو ہمارے حضرات دیوبند کا ہے اور یہی صحیح مسلک ہے

مولوی غلام اللہ خان اور مولوی عنایت اللہ صاحبان نے آج کل جو مشغلہ اختیار کر رکھا ہے، اس سلسلہ میں مولوی عنایت اللہ شاہ صاحب ۲۷ر ستمبر ۱۹۵۸ء کی شام کو حضرت اقدس رائے پوری مدظلہ کی خدمت میں کوٹھی نمبر ۱۴، ایمپرس روڈ لاہور مع اپنے چند ساتھیوں کے آئے اور آتے ہی حیات انبیاء کا مسئلہ چھیڑ دیا اور اکابر دیوبند کے مسلک کی تردید شروع کر دی۔ کچھ حوالہ جات پیش کرتے رہے۔ حاضرین میں سے بعض علماء نے ان کی تردید کی، مولوی عنایت اللہ صاحب نے فیض الباری کی عبارت پیش کی۔ مولانا محمد صاحب لائل پوری (فیصل آبادی) نے اور دیگر علماء نے ٹوکا کہ آپ خلط مبحث کرتے ہیں۔ فیض الباری کی عبارت کا مطلب تو یہ ہے کہ جس طرح دنیا میں ارواح انبیاء علیہم السلام اعمال طیبات میں مشغول رہتی ہیں، بعینہٖ اسی شان سے قبر میں بھی اعمال طیبات میں مشغول رہتی ہیں۔ نہ دنیا میں تعطل ہوا، نہ قبور میں اور یہ ظاہر ہے کہ دنیا میں روح مع الجسد کام کرتی رہی، قبر میں بھی روح مع الجسد کام کرتی ہے۔

نیز حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''یہ جو حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب کوئی سلام عرض کرتا ہے تو روح مبارک لوٹا دی جاتی ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ روح کا جو استغراق اللہ تعالیٰ کے دربار کی طرف تھا، سلام کے وقت اس کو ہٹا کر سلام کا جواب دینے کی طرف روح کو متوجہ فرما دیا جاتا ہے۔ روح دونوں حالتوں میں بدن میں موجود رہتی ہے۔''

مولوی عنایت اللہ صاحب اس کا جواب نہ دے سکے۔

پھر مولانا محمد صاحب نے فرمایا کہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ (فتاویٰ رشیدیہ ج اوّل ص ۹۲) میں فرماتے ہیں کہ: انبیاء کرام علیہم السلام کے سماع میں کسی کو اختلاف نہیں، اسی لئے فقہاء نے قبر شریف پر سلام عرض کرتے وقت شفاعت کا سوال کرنے کو لکھا ہے۔ اگر مولوی عنایت اللہ صاحب کی طرح یہ مان لیا جائے کہ بدن کا روح سے کوئی تعلق نہیں، روح آسمان پر ہے اور بدن قبر میں بغیر (تعلق) روح کے رکھا ہے تو سلام اور سوال شفاعت بے معنی ہے۔ حضرت شاہ صاحب انوار المحمود میں فرماتے ہیں کہ جمعہ کے روز درود بلا واسطہ پہنچتا ہے اور عام حالات میں ملائکہ پہنچاتے ہیں۔ نیز یہ کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: ''حیات انبیاء جسمانی ہے۔''

اس کا جواب بھی مولوی عنایت اللہ صاحب نہ دے سکے۔ ہاں! یہ ضرور ہوا کہ وہ شور مچاتے تھے، جس سے تنگ آ کر حضرت مولانا احمد علی صاحب (لاہوری) اور مولانا خدا بخش صاحب ملتانی مجلس سے اٹھ کر چلے گئے اور دیگر علماء آداب مجلس کا بھی لحاظ رکھتے تھے۔

مولوی عنایت اللہ صاحب ادھر ادھر کی غیر متعلقہ عبارات پڑھتے جاتے تھے جن کا اصل مسئلہ سے کوئی تعلق نہ تھا۔ مثلاً: خواب میں حضور ﷺ کو دیکھنا کہ حضور ﷺ کا بدن مبارک حقیقت میں خواب دیکھنے والے کے پاس نہیں آتا۔

اس کے متعلق حضرت رائپوری نے فرمایا یہ تو ٹھیک ہے مگر نبی کریم ﷺ روضہ اقدس میں زندہ ہیں۔ لیکن مولوی عنایت اللہ صاحب، حضرت کی آواز لوگوں کو سننے ہی نہیں دیتے تھے۔ اپنی خوب سناتے تھے، جب ان کو کہا گیا: ''انک میت، وانھم میتون''

یہ آیت مکی ہے، تو کیا آپ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی موت کفار کے برابر ہوئی؟ (معاذ اللہ) تو ان کو اقرار کرنا پڑا کہ بھلا ایک رسول برحق کی موت کفار کی طرح کیسے ہوسکتی ہے؟ پھر وہ جلدی اٹھ کر چلے گئے۔ حالانکہ نماز مغرب کا وقت بالکل قریب تھا۔

۲۸ ستمبر ۱۹۵۸ء بعد نماز فجر حضرت اقدس نے مولانا محمد صاحب لائل پوری کو اپنے پاس بلا کر بٹھایا اور فرمایا کہ: کل شام جو کچھ وہ حضرات فرما رہے تھے، ہمیں تو سمجھ آیا نہیں۔ اب وقت کافی ہے، آپ تفصیل سے ہمارے حضرات اکابر کا مسلک واضح فرمائیں تو مولانا موصوف نے اپنے اکابر حضرات مثلاً حضرت مولانا گنگوہی، حضرت مولانا نانوتوی، حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری، حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری، حضرت مولانا مدنی، حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی دیوبند، حضرت نواب قطب الدین دہلوی (رحمہم اللہ) و دیگر اکابر کی عبارات پڑھ کر مع تشریحات مجمع عام میں جو تقریباً دو سو سے زیادہ حضرات ہوں گے۔ حضرت اقدس کے سامنے عرض کیں۔

نیز حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ کی مرقات کی عبارات حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ و علامہ عبدالرؤف مناوی، شارح جامع صغیر سیوطی رحمہ اللہ کی عبارات و نیز نبراس شرح، شرح عقائد، نیز علامہ ابن قیم رحمہ اللہ اور احیاء العلوم امام غزالی رحمہ اللہ و شفاء السقام حضرت محدث تقی الدین سبکی رحمہ اللہ کی عبارات پیش کیں کہ یہ سب حضرات حیات انبیاء کرام علیہم السلام جسمانی مانتے ہیں اور احادیث عرض صلوٰۃ بھی پڑھ کر سنائیں۔ پھر یہ عرض کیا کہ یہ حضرات (مولوی عنایت اللہ صاحب اور ان کے ہم نوا حضرات) یہ کہتے ہیں کہ فقط جسد اطہر بلا (تعلق) روح روضہ اقدس میں موجود ہے۔ اس کو یہ حضرات حیات برزخی سے تعبیر کرتے ہیں اور روحانی اس معنی کو مانتے ہیں کہ روح زندہ ہے۔

حضرت اقدس مدظلہ بڑی توجہ سے سنتے رہے، پھر فرمایا: ''یہ تو بالکل غلط ہے، جو یہ حضرات کہتے ہیں۔ بلکہ روح مع البدن روضہ اقدس میں زندہ ہے، ایسے ہی دیگر انبیاء کرام علیہم السلام''

عرض کیا کہ: ''الانبیاء احیاء فی قبورھم'' کا مطلب ہمارے اکابر بزرگان دیوبند و دیگر محققین یہ لیتے ہیں کہ جس طرح دنیا میں اعمال طیبات سے کسی وقت تعطل نہیں ہوا، بالکل اسی طرح قبر میں بھی اعمال طیبہ سے انبیاء کرام علیہم السلام کو تعطل نہیں ہے، دائماً ترقی ہوتی رہتی ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ دنیا میں روح مع الجسد ہی اعمال طیبہ کرتی رہی، بالکل یہی شان............